Bart D.Ehrman & Daniel B. Wallace in Dialogue:

The Relibility of the New Testament Edited by Robert B. Stewart

Review and Analysis by W.Gary Crampton .Th.D

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں ۔ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس ۔4237432005

نئے عہد نامے کی پائیداری

نئے عہدنامے کی پائیداری کی چھپائی اور طبات گرنیر ہارڈ پوانیٹ اور جوابی پوانیٹ فورم ایمان اور تہذیب والے ادارے نے کی ہے ۔یہ مکالمہ چارسے پانا اپریل 2008 میں نیو آرس این تھیالوجیکل سیمنری میں ہوا۔ اس بحث یا مناظرے کا مقصد تھا کہ ایک الٰہیاتی گفتگو کی جا سکے ۔ جو ایک نظریہ بشارت کے حامی (مسیحی) اور مخالف (غیر مسیحی) کے خیالات کی عکاسی کرتا ہے ۔ڈاکٹر والس جو ڈلاس تھیالوجیکل سیمنری سے بڑا تنقید کرنے والا ہے ۔اس نے مسیحی بشارتی ہونے کا کردار ادا کیا ہے ۔اس کے برعکس ڈاکٹر اہرمان جو پہلے ایک بشارتی رہنما تھا بعد میں پھر وہ غیر مسیحی بن گیا اور وہ اکیلا نہیں ،اُس کے ساتھ جیمس اے گریے جو نارتھ شالی گیرونیہ کے یونیورسٹی پہاڑی کے گرجا گھر میں پروفیسر ہے ۔یہ دونوں غیر مسیحی سائیڈ پر ہیں اور خیالات کی عکاسی کرتے ہیں ۔

جیفری ریڈل کے الفاظ میں یہ دونوں مصنفین نئے عہدنامہ کے غیر متنازعہ حصہ پر علیحدہ ہونے پر متفق نظر آتے ہیں ۔ اس کتاب میں ایک تعارف اور آٹھ اسباق ہیں ،جسے دس مختلف لوگوں نے لکھا ہے ۔آخری تین سبقوں میں ان لوگوں کے مضامین ہیں جو اس فورم میں موجود نہ تھے ۔ایک سبق کے تین حصے ہیں ۔اہم لغات ،مضامین کا انڈکس ،کلام کا انڈکس سبق نمبر ے میں اہرمان اور والس کے درمیان نئے عہدنامے کے متن کی پائیداری یا قابل بھروسہ پر بحث کی گئی ہے ۔اپنے اختتامی جملے میں ڈاکٹر اہرمان کہتا ہے ۔وہ نہیں مانتا کہ بائبل کا آخری یا مرکزی لکھنے والا خدا ہے ۔وہ یہ مانتا ہے پرانے یا قدیم طور پر لکھی گئی کتابوں میں نیا عہدنامہ سب سے مستفید ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارے پاس پانچ ہزار سے زائد یونانی نسخے لکھے گئے ہیں ۔جنکی تاریخ دوسری یا تیری صدی میں ملتی ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ مرقس 16-9:20 یوحنا 7,53 اور 8-11 اور 1 یوحنا 5-7 دراصل نئے عہدنامے کی تحریریں نہیں ہیں ۔اور ساری انجیلوں کے الفاظ میں فرق یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اس بات کو یقینی مان لیں کہ ہمارے پاس حقیقی لکھا ہوا موجود نہیں ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نئے عہدنامے کا متن قابل بھروسہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم صحیح طور پر نہیں کہہ سکتے ۔ اس کے علاوہ اہرمان مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس کیا ثبوت ہے

کہ ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ انجیل واقعی الہامی ہے؟ ہمارے پاس غلطی کے بعد غلطی والے متن موجود ہیں اور اس میں سے اکثریت تو ایسی ہے جو صدیوں پرانے اصلی اور ہزاروں لحاظ سے تبدیل شدہ ہیں اور اسی غلط طریقے سے پیش کی گئی سوچ کو ہی ہم نیچے بیان کریں گے۔

اس کے جواب میں ڈاکٹر والس بڑے احترام کے ساتھ اہرمان کو جواب دیتا ہے، اوہ کہتا ہے کہ میرے مقابل نے کئی سالوں تک پڑھے لکھوں کو پڑھایا ہے اس لئے وہ ترتیب سے آنے والی تبدیلیوں کو غلط سمجھتا ہے جو بائبل میں ہیں۔ والس کی اپنے مخالف کے لئے تعریف اس شخص کی مانند ہے جسے ہمیں ویسٹ منسٹر ایمان کا اعتراف کے نظریے میں لکھا ہے کہ بائبل مقدس کی چھیاسٹھ کتابیں براہ راست خدا کے نام لکھی گئی ہیں اور ہر دور میں خدا کی واحد حفاظت میں رہی ہیں۔ اس لئے وہ حتمی ہیں، کسی عالم کی شخصی طور پر عزت کرنا اور بات ہے لیکن کسی ایسے عالم کی جو بعد میں یہ دعویٰ کرے کہ بائبل کے بہت ساروں نے یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ یسوع خدا ہے یہ اور بات ہے جیسے ہی یہ بات نکلتی ہے والس انکار کرتا ہے بائبل مقدس میں اس کی حفاظت کا عقیدہ نہیں ہے۔ خدا کا کلام ہر زمانے میں (پاک خالص صاف) نہیں رہا۔ وہ یہ بھی مانتا ہے کہ اوپر دیئے گئے حوالے رسولی نہیں ہیں۔ اور اُس کے نزدیک یہ والے حوالے ان کاتبوں نے لکھ دیئے گئے جو یونانہ زبان میں بیان کرنا چاہتے تھے اور نئے عہدنامے میں اس طرح کے عالموں کا ہونا پریشان کن ہے۔ تاہم ایک ایسا نقطہ بھی دونوں مفکرین ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ والس یہ یقین رکھتا ہے کہ اگرچہ ہم کبھی بھی نئے عہدنامے کی اصلی تحریک تک نہیں پہنچ سکتے لکین جو کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں ہم اُن کی مدد سے ایک نئی انجیل تحریر کرسکتے ہیں جو اصلی کے بالکل نزدیک ہو۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ نئے عہدنامے کے فقروں کے مطابق پورا پورا شک کرنے کا مقام موجود ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ نئے عہدنامے پر ہماری تنقدی تحریریں ہمیں کبھی بھی اصلی مواد پر نہیں پہنچنے دیں گی۔ باقی سارے لکھنے والے بھی اس موضوع پر فرق رائے رکھتے ہیں۔ کچھ تو کلام کی حفاظت نظریے کو نقطوں میں بیان کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک بالکل یا قطعی شک وشبہ جو نئے عہدنامے کی پائیداری کے متعلق ہے اُس پر قانون سازی پر تنقید کرنا شروع کردیتے ہیں۔ مائیکل ہالم زیادہ تصدیق شدہ ہیں۔ لیکن اصلی تحریروں کی حفاظت کرنا اور اُس کی تفصیل بیان کرنا ہمارے پاس نہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ بائبل اپنے آپ میں صفحے کی روشنی میں پڑھا جاتا ہے۔ ڈیل مارٹن یہ بھی کہتا ہے کہ یہ نئے عہدنامے میں تثلیث کا عقیدہ بالکل نہیں ہے اور مقدس پولوس کا یسوع کے متعلق علم وہ وہ بعد آنے والے عقیدوں کی تشریح کے بارے میں بدعتی تصور کیا جائے گا۔ ڈیوڈ پارکر اہرمان سے چار ہاتھ آگے جاتا ہے۔ اُس میں وہ تحریری تنقید کے بارے میں کہتا ہے۔ کہ اُس کا کبھی بھی یہ مقصد نہیں تھا کہ کوئی بڑا لکھاری موجود ہو جس سے وہ ڈرتے ہوں۔ ولیم وران یہ کہتا ہے کہ ہمارے نئے عہدنامے کی تحریر ایک ایسی شکل ہے جو اصلی مصودوں سے ملتی جلتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ کہتا ہے کہ یہ اُس کے خیال میں تصوراتی ہے اور قریباً والی بات ہے۔ مارٹن ہیڈ اس سارے نقطے کو اختتام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ساری نئے عہدنامے کی تحریروں کو اصلی یونانی زبان میں لکھنا ایک خواب یا وہم ہے۔ اگرچہ وہ شک کرتا ہے کہ مقدس مرقس کی انجیل کا اختتام یوحنا کی طرز یا انداز بائبل میں جو خاتون زنا میں پکڑی جاتی ہے بالکل درست ہے۔ گریگ ایوان ایک بڑا سخت ایمان والا نظریہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں نئے عہدنامے کے کلام میں سو فیصد ایمان رکھنا چاہیے۔ وہ کہیا ہے کہ صدیوں پرانے کلام تک جو ہم تک پہنچا ہے یہ انہی لکھاریوں نے لکھا ہے جنہیں خدا کا کلام ملا۔

آخری سبق سلوی راخل نے لکھا ہے اس میں وہ کہتی ہے کہ میں نے بھی نئے عہدنامے کا تحریری اور تنقید مطالعہ کیو ہے لیکن اہرمان کی نسبت مجھے زیادہ یقینی کیفیت نظر آئی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ غلط سوچنے سے گواہی کے غلط استعمال سے اور بائبل کے غلطیو سے پاک ہونے والی سوچ سے اہرمان نئے عہدنامے کو بطور مقدس اور الہامی تحریر کے ماننے سے انکاری ہے۔ اس کتاب میں دو بنیادی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو تنقیدی مطالعہ کے بارے میں ہے۔ پہلے نمبر پر جیفری ریڈل اشارہ کرتا ہے کہ تعلیمی عالموں کی دوڑ میں اصل کلام تو دوبارہ لکھنے کا خیال چھوڑ دینا چاہیے۔ دوسرا مسئلہ آج کے دور کی تحریری تنقید کا جو اس میک شفٹ کرنا یا مخصوص حصے کے نظریے پر بحث کرنا باہمی برابر نہیں ہے جن کی حمایت زمانہ اصلاح کے مفکرین اور پیورٹن فرقہ کے حامیوں نے کی تھی۔ پچھلی دو صدیوں میں نئے عہدنامے کے بیش بہا ترجمے کیے گئے ہیں جس میں امریکن اینڈ ڈورجن۔ ترمیم شدہ اینڈ ڈورجن۔ نیا امریکی اینڈ ورورجن، نیا انٹرنیشنل ورجن اور نیا کنگ جیمس ورجن وغیرہ شامل ہیں۔ ان ساری نئی ترجمے والی بائبل میں سب کا ترجمہ نئے عہدنامے کے متن سے کیا گیا ہے جے سکندریہ متن

کہتے ہیں۔ اور یہ یونانی متن سے فرق ہے۔ یونانی ترجمے جیمس ورجن اور نیو کنگ جیمس ورجن پانچ ہزار طریقوں سے نکالے گئے ہیں۔ بہت سارے نئے ترجمے ابتدائی یونانی ترجموں سے جنہیں انیسویں صدی مصر میں ڈھونڈا گیا وہاں سے کیا گیا۔ ان ترجموں کو عزت دینی چاہیئے کیونکہ یہ صدیوں تک محفوظ رہے ، اس کے حامی بی۔ ایف ویسٹ کورٹ اور ایف۔ جے۔ اے ہورٹ ہیں، اگر یہ سچ ہے کہ پہلی والی انجیلیں ہی درست ہیں، تو پھر یہ آج والی اُن میں کوئی غلطی ڈھونڈ سکتی ،لیکن ایسا نہیں۔ ان چند مسودوں میں بہت سارے فرق موجود ہیں۔ ویسٹ کورٹ ہورٹ نظریے کے مطابق نئے عہدنامے کے کتابوں کا 85 سے 90 فیصد حصہ سکندریہ مضمون کے مطابق چوتھی صدی میں بہت سی تبدیلیوں میں سے گزرا۔ چنانچہ یہ ترجمہ قابلِ بھروسہ نہیں۔ ہیری اسٹرز کہتا ہے کہ جناب تاریخ تو اس معاملے میں پوری طرح خاموش ہے کہ کیسے بازنطینی مواد سے سکندری مواد میں کیسے تبدیل ہوگئی۔ وہ کہتا ہے کہ اصل میں ہمارے پاس شواہد موجود ہیں کہ کیسے سکندروی صحیفوں میں تبدیلیاں کی گئی۔ اسی لئے نئے عہدناموں کے ترجموں میں فرق پایا جاتا ہے۔

ولیم آئن میجر کہتا ہے کہ بازنطینی مواد کو پوری طرح رد کردینا کہ یہ تو اصلی نسخوں کے بالکل مطابق نہیں ہے۔ اور سکندروی مضمون کو دوسرے پر جو موجودہ کتابیں لکھی گئیں بہت سے لکھاری دس سے پندرہ فیصد ترجیح دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اہرمان اور ڈاکٹر والس منسٹر ایمان کے اعتراف میں زمانہء اصلاح کے ماہرین اور پورٹن کے فرقے کے ماہرین کے ساتھ وصول کیے ہوئے یا ن سکندروی متن کے مطابق مضمون پر اتفاق کرتے ہیں۔ اُن کا نظریہ یہ ہے، پرانا عہدنامہ عبرانی زبان میں جو پرانے عہدنامے کے زمانے کے لوگوں کی زبان تھی اور نیا عہدنامہ جو اُس وقت کی دُنیا کے لوگوں کی زبان تھی الہامی مانا جاتا ہے اور اسی کو ہی سارے زمانوں میں محفوظ رکھا، اس لئے یہ حتمی اور مستند ہے چنانچہ مذہب میں تمام قسم کی غلط تعلیمات کے باوجود اسی کو بہتر سمجھنا ہے اور اسی پر عمل کرنا ہے۔ لیکن کیونکہ دُنیا کے تمام لوگوں کو یہ دو زبانیں نہیں آتی اس لئے یہ اُن کا حق ہے کہ اور کلام میں فائدے میں ہے انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیے اس کلام کو پڑھیں، اس کی تحقیق کریں اور اس کلام کو اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کرلیں تاکہ خداوند ایسے لوگوں کو بہت ساری برکات سے معمور کردے اور وہ خدا کی سچی پرستش کرسکیں۔ ویسٹ منسٹر کے ماہرین کے مطابق بائبل کے اصلی نسخہ جات ہی خدا کے الہام سے لکھے گئے۔ ہمارے پاس جو یونانی ترجمہ وہ خدا کے کلام کا ترجمہ ہے اس لئے وہ مستند ہے لیکن درحقیقت اصلی نسخے ہی خدا کا کلام ہیں اور الہامی ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اصلی نسخہ جات مل نہیں رہے اور جو ہمارے پاس ہیں وہ نقل کی نقل ہیں۔ خدا نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ ترجمہ کرنے والے اور نقل کرنے والے بھی الہامی ہیں۔ خداخود اشعیا 8-4 میں کہتا ہے وہ اپنے کلام کو محفوظ رکھے گا۔ حالانکہ ترجمے والے متن میں غلطیاں خدا کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ غلطیاں تو انفرادی یا شخصی غلطیاں ہیں۔ کلام کے مطابق اصلی لکھاری ہی الہامی تھے اور غلطیوں سے پاک تھے۔ 2 پطرس 1-20-21 خروج 32-15-16, ۲ سیموئیل 23-2 یرمیا 1-9 نقل والی کاپیوں کو تب ہی الہامی غلطیوں سے پاک اور درست خدا کا کلام اس وقت مانا جائے گا جب وہ اصل متن کے بالکل مطابق ہو۔ چنانچہ ہماری ترجمے والی بائبل میں غلطیوں کا پایا جانا کوئی وہم والی بات نہیں، سولہویں صد میں متن کی تنقید اس لئے شروع کی گئی تھی تاکہ انسانی طور پر یہ دیکھا جاسکے کہ اصلی کلام کس حد تک الہامی یا اصل ہے۔ گارڈن کلارک کہتا ہے کہ تحریری تنقید بہت نازک اور مشکل مرحلہ ہے چنانچہ ویسٹ منسٹر ایمان کے اعتراف میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اصلی الہامی کلام ہی وہ ہے جو پہلے خدا کے نام سے لکھا گیا ہو لیکن کیوں کہ اصل کے مطابق اس کی نقلیں کی گئیں چنانچہ موجودہ بھی بڑا مفید ہے۔ اعتراف کے نظریے کے مطابق جیسا کہ یہ سچ ہے کہ اصلی متن نقل کردینے سے دوبارہ تیار ہو جاتا ہے لیکن نقل شدہ ساری کی ساری انسانی کوششیں ہیں اس میں الہامی کوئی تصور نہیں ہے چنانچہ عقیدہ غلطیوں سے پاک کے مطابق صرف اصلی تحریر ہی الہامی تحریر ہے۔

مقدس متی 4-4 خداوند یسوع مسیح تصدیق کرتا ہے کہ کلام خدا کے منہ سے نکلا، متی 5-18 میں یسوع ہاتھ سے لکھے کی اہمیت بتاتا ہے کہ اس کی کہی ہوئی ایک نقطہ یا شوشہ بھی نہیں بدلیگا جب تک وہ پورا نہ ہوجائے۔ بائبل ہی وہ معیار ہے جس کے مطابق ایک شخص کو جینا چاہیے۔ ہمیں اس میں کوئی حیرانی نہیں کہ خدا نے ہر زمانے میں اپنے کلام کو خالص رکھا۔ جو موجودہ ترجمے ہمارے پاس موجود ہیں وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ زبور 119 میں خداوند فرماتا ہے کہ ہمیشہ سے اے خدا تیرا کلام، اے خدا آسمان میں قائم ہے اور تیری شہادتوں کو میں نے جانا ہے اور جو میں نے صدیوں سے قائم کی ہیں، اور تیرا سارا کلام سچ ہے اور

تیری راستبازی ہمیشہ قائم ہے (آیات) 8-9، 2-5-1 اشعیا 40-8 میں لکھا ہے کہ گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتے ہیں لیکن خدا کا کلام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مقدس متی 5-18 میں خود خداوند یسوع فرماتا ہے کہ جب تک اسمان اور زمین ٹل نہ جائیں اُس کا کلام ہرگز نہیں ٹل سکتا یعنی یسوع کے کلام کے مطابق اس کے کلام کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا اور آئی اور ٹی بھی قائم رہیں گے۔ جان کیلون کہتا ہے کہ شریعت میں کوئی بھی چیز غیر اہم نہیں ہے اور کچھ بھی فالتو نہیں کہا گیا، اس لئے یہ ناممکن ہے کہ شریعت کا کوئی ایک نقطہ یا حرف بھی ٹل جائے۔ پرانے عہدنامے کے بہت سے حوالوں میں پتہ چلتا ہے کہ خدا کے کلام میں ہیر پھیر کرنا شیطانی ہے، امثال 30-6 تثنیہ شرع 4-12 مکاشفہ 22-18 ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے کلام میں نہ اضافہ اور نہ کمی کر سکتے ہیں۔ مکاشفہ 22-19 میں اور بھی سختی سے لکھا گیا ہے ''میں ہر اس شخص کے لئے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اس باتوں میں کچھ بڑھائے تو خدا اُس پر آفتیں بڑھائے گا اور جو اس کتاب میں لکھی ہیں اگر کوئی نبوت کی اس کتاب میں سے نکال ڈالے تو خدا اُس کا حصہ اس شجر حیات سے اور اس مقدس شہر سے نکال دے گا جس کا اس کتاب میں ذکر ہے''۔

کلام پر تنقید نے پچھلی صدی سے کلام کے متن کے اصولوں پر تنقید جو اہلِ اصلاح اور پیورٹن نے کی تھی اُس کو ختم کر دیا گیا ہے ہمیں بتایا گیا ہے کہ بہت سارے دوسرے ترجموں کی نسبت کنگ جیمز ورژن اور نیو کنگ جیمز ترجمے کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔ ویسٹ کورٹ تنقیدی مواد تاہل بھروسہ نہیں ہے جیسا کہ بیک ربیک کہتا ہے کہ یہ مواد تو ہر نقطے سے ہی بہتر ہے، چنانچہ وہ ویسٹ کورٹ نظریہ ہو یا کوئی اور جدید نئے عہدنامے کا تحفظ کا نظریہ ہو یہ ثابت کرنے میں ناکام ہے کہ صدیوں سے خدا کا کلام اپنی اصلی حالت میں موجود ہے لیکن خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ خود خدا ہی اس کا محافظ ہے اور اُس نے اُسے حفاظت میں رکھا ہے، زبور 12-7 کیونکہ وہ آدمی نہیں جو جھوٹ بولے۔ گنتی 23-19 بائبل ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ خدا اپنے کلام کو محفوظ رکھے گا، بلکہ یہ بتاتی ہے کہ وہ اسے اپنے مسح کیے ہوئے ادارے کے طور پر استعمال بھی کرے گا۔ پرانے عہدنامے کے مطابق خدا نے بنی اسرائیل قوم کو یہ فریضہ دیا۔ رومیوں 3-2 نئے عہدنامے میں یہ ذمہ داری کلیسیاء کو دی گئی ہے جو زمین پر سچائی کا ستون ہے۔ 1 تیمتاؤس 3-15 کلیسیاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام چیزوں کا جائزہ لیں۔ روحوں کا امتحان ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے کیونکہ بہت سارے جھوٹے نبی دُنیا میں موجود ہیں اور کلیسیاء کو نئے عہدنامے کے مواد کو بہت حفاظت سے رکھنا چاہئے۔

یسوع نے دعویٰ کیا کہ اُس نے اپنے رسولوں کو وہ غلطیوں سے پاک اور سچائی سے بھرپور جو خود باپ نے اُنھیں دیا اور اُنھوں نے وہ قبول بھی کیا یوحنا 17-8 یہی وہ الفاظ ہیں جو نہیں بدلیں گے متی 24-35 جو انجیل اُس نے سُنائی وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی یوحنا 10-35 اور اُس کے لئے جھوٹ بولنا ناممکن ہے عبرانیوں 6-18 اُس کے ساتھ ہی ہمیں پولوس خبردار کرتا ہے ایسے لوگوں کو جو کلام کو بدل دیتے ہیں 2 تسالونیکیوں 2-2، 2 پطرس 3-16 تیمتاؤس کے خط میں مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں پس جو کوئی کلام کے مطابق نہیں چلتا اور وہ مغرور ہے اور اُسے کچھ پتہ نہیں اور وہ خدا کے کلام کے مطابق سچائی کے مطابق نہیں ہے 1 تیمتاؤس 1-6 مقدس پولوس پھر خبردار کرتے ہیں کہ اس طرح کی ناپاک اور غلط تعلیم کو روکنا ہوگا۔ کیونکہ یہ مزید خدا کی سچائی سے پھیریں گیا اور یہ کینسر کی طرح پھیل جائیں گی 2 تیمتاؤس 2-14-17 ان حوالوں میں ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام معاملہ نہیں ہے ہم خدا کے کلام کی بات کر رہے ہیں۔ ہم نئے عہدنامے میں یونانی ترجمے کو پڑھ رہے ہیں جو بالکل درست ہونا چاہئے۔ جو نئے ترجمے آ رہے ہیں وہ غیر یونانی مواد سے ترجمہ ہو رہا ہے۔ خدا کے کلام کی اصل لکھائی کے مطابق الہامی ہونا اور اُس کا نظریہ اپنے ساتھ خدا کے الہامی کلام کی بات بھی کرتا ہے اور الہامی کلام کے تحفظ کا نظریہ یہ کہتا ہے یہ بازنطینی ترجمے کو اپنایا جائے تاکہ اسکندروی ترجمے کو۔ ای۔ ایف ہل جب یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ خدا کا کلام بازنطینی مواد کے مطابق جو ترجمہ کیا جائے گا۔ وہ بالکل نقل بمطابق اصل ہوگی۔ یعنی اُس کے کہنے کہ بازنطینی مواد ہی معیاری مواد ہے جو نئے عہدنامے میں اس کے مطابق کیا گیا ترجمہ بالکل اصلی نسخہ جات کے مطابق ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ خدا کی بھی مرضی ہے کہ ہم بازنطینی مواد کو جو قدیم زمانے کی تحریروں میں بالکل چھوٹی سی اکائی ہے اُس کو مان لیں۔ موجودہ کلیساء کو اپنا فرض پورا کرنا ہے بھی زمانہ اصلاح کے ماہرین کے مطابق جس میں ویسٹ منسٹر لیفیٹ اور ہل ویک تراجم موجود ہیں۔ بائبل کی قانونی

تقسیم اور ترجمے کو بازنطینی لحاظ سے ڈھالنا ہوگا جیسے کلیسیاء نے پکا اعلان کیا ہے کہ نئے عہدنامے کی ستائیس کتابیں ہیں ایسے ہی اُسے نئے عہدناموں کے ترجمے کے بازنطینی مواد پر مہر لگانی ہوگی۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سولہویں صدی میں صرف خدا کا کلام ہی حاکم ہے کہ اصول کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ترجمے کے حوالے سے ہمیں دو باتیں پتہ چلتی ہیں کہ جو اُس نے بولا وہ تو الہامی ہے لیکن ساری صدیاں تو اُس نے اُسے محفوظ رکھا ہے۔ ویسٹ منسڑ کے اعتراف سے ہمیں یہ سکھیا گیا ہے کہ بچانے والا مسیحی ایمان وہ ہی ہے جس میں ایک مسیحی یہ مان لیں کہ جو بھی خدا کے کلام میں الہامی اُس کا لکھنے والا خود خدا ہے۔ خدا ہمیں بتاتا ہے کہ وہ اپنے کلام کو صدیوں تک محفوظ رکھے گا اور ہر دور میں اُس کی حفاظت رے گا۔ ہمیں اب اس پر یقین رکھنا ہوگا اور غور کرنا ہے اسکندروی مضمون جو اُس سچائی سے انکار کرتے ہیں انہیں رد کر دینا چاہیے بقول ای، ایف ہل کیونکہ زمانہ میں تحریر کیا گیا ہے نئے عہدنامے کا ترجمہ بازنطینی ترجمہ ہے۔ اس لئے خدا اُسے محفوظ بھی رکھے گا اور عزت کا مقام بھی دے گا۔

نئے عہدنامے کی پائیداری جیسے ڈاکٹر والس اہیرمان نے لکھا ہے یہ مسیحی کلیسیاء کے لئے بہت فائدہ مند ہے؟ ایک لحاظ سے ہاں اور ایک لحاظ سے نہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ پڑھنے والے کو خدا کی روح ملی ہے اور وہ خدا کے کلام کا مطالعہ کرے گا تو پھر تو جواب صحیح نہیں ہے لیکن اگر یہ کہیں کہ پڑھنے والے کو بدعت میں علم حاصل ہوا ہے اور کلیسیاء میں بگاڑ ڈالنے والے کے بارے میں نشاندہی ہوگی ہے۔ تو پھر جواب ہاں میں ہے۔ اہیرمان اور والس کا آپس میں تعارف اُس حد تک ہمیں بائبل مقدس کے مطابق بشارتی مضمون میں پر تنقید سکھاتے ہیں جہاں تک تبدیلی والے مخصوص گروہ کا تعلق ہے۔ والس کے احتجاج کے باوجود ایک شخص یہ غور کرتا ہے کہ کیا ہمیں کلام کے مواد کو اصلی ترجمے کے مطابق دوبارہ ترجمے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا بشارتی مسیحی عالموں پر کیا اثر پڑھے گا۔ جے گریش مین ان ساری باتوں کا بڑا صحیح خاتمہ کرتا ہے۔ یقینی طور پر ہم دنیا کو بحیثیت مجموعی دیکھتے ہیں۔ ہم یہ دیکھنے پر مجبور ہیں کہ آزادی اور ایمان داری کی بنیادیں ہل رہیں ہیں، تباہ ہو رہی ہیں اور صدیوں میں تھوڑی تھوڑی حاصل کی ہوئی چیزیں تیزی سے پھینکی جارہی ہیں۔ اتنی تیزی سے کی گئی تبدیلیاں جو زمانے میں کیا کوئی تبدیل شدہ چیز رہ سکتی ہے۔ جب بہت ساری چیزوں پر سے اعتبار ہی اٹھ گیا ہے تو کیا کوئی بھروسے والی چیز ہے؟

ایک بات تو واضح ہے کہ کہ ہم کلیسیاء پر ایمان رکھ سکتے ہیں۔ نظر آنے والی ایسی کلیسیاء جو آج کے دور میں موجود ہے وہ بھی اکثر گناہ اور غلطی میں گر گئی ہے لیکن ہم دنیا سے چرچ میں درخواست نہیں کر سکتے تو کیا کوئی واقعی ایسی چیز جس کی طرف ہم رجوع لائیں، میں آپ کو ایک آیت میں جواب دیتا ہوں۔ گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتے ہیں لیکن خدا کا کلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ یسعیاہ 40-8 بہت ساری چیزیں بدل جاتی ہیں لیکن جو نہیں بدلتا وہ ہے خدا کا کلام۔ دنیا تباہ ہو رہی ہے اور نظر آنے والا چرچ بھی کئی بار بت پرستی کی طرف چلا جاتا ہے لیکن جب خدا کا کلام بولتا ہے تو ہمیں اس پر یقین رکھنا چاہیے کیونکہ اُس کا کلام ہمیشہ قائم رہتا ہے۔